حضرت علامہ مفتی محمد گل احمد خان عتیقی

انٹرویو پینل: ڈاکٹر منظور حسین اختر، ابو محی الدین

اس ماہ ہم جس شخصیت کی گل والا سے خوبصورت گفتگو اپنے قارئین کو پیش کر رہے ہیں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ پاکستان، آزاد کشمیر، افریقہ، برطانیہ، امریکہ اور دنیا کے دیگر مختلف ممالک میں آپ کے ہزاروں شاگرد آپ کی دینی خدمات کی دلیل ہیں۔ اللہ نے آپ کو استغناء، توکل، زہد جیسی خوبصورتیاں عطا کی ہیں۔ خودداری، غیرت، بے باکی اور حق گوئی آپ کا طرہ امتیاز ہے۔ علم اور اس کی تدریس آپ کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ میری مراد دور حاضر کے جید اور ثقہ عالم دین، بے مثل مفتی، فخر المدرسین، حضرت علامہ مولانا مفتی گل احمد خان عتیقی ہیں۔ آپ کا شمار وطن عزیز پاکستان و آزاد کشمیر کے سرکردہ علماء میں ہوتا ہے۔ آپ کے متعلق علماء کا قول ہے کہ "مفتی صاحب غیر آباد اور بنجر کو آباد کر دیتے ہیں"۔ یعنی جو طالب علم کند ذہن ہو وہ بھی آپ سے فیض حاصل کر لیتا ہے۔

آیئے افقر غیور کے علمبردار، استاذ الاساتذہ جناب مفتی گل احمد عتیقی کے عطا کردہ جواہر سے اپنی فکری غربت دور کرنے کی کوشش کریں۔ (ادارہ)

☆ تاریخ پیدائش اور مقام پیدائش

✿ 1949ء میں آزاد کشمیر مظفر آباد تحصیل ہٹیاں بالا کے گاؤں سربن میں پیدا ہوا۔ چھوٹے چچا راجہ محمد ایوب خان نے پہلے بدر الزمان نام رکھا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ اس علاقہ میں اس نام کا ایک اور شخص بھی ہے چنانچہ میرا نام بدل کر گل احمد خان رکھ دیا گیا۔ 1965ء میں حضرت سیدنا صدیق اکبر سے عقیدت کی بنا پر اپنے نام کے ساتھ "عتیقی" شامل کر لیا۔

☆ والدین کے متعلق، کیا والد صاحب بھی عالم دین تھے؟

✿ والد صاحب کا نام علی حیدر خان ہے۔ آپ زمین دار تھے۔ میرے دادا کا نام زبردست خان ہے، جو کہ اپنے علاقے میں مشہور و معروف اور مؤثر شخصیت تھے۔ دین کی محبت ہمارے خاندان کا طرہ امتیاز ہے۔ دادا جی اگرچہ خود عالم دین نہیں تھے مگر انہوں نے ایک دینی مدرسہ بنایا تھا جس میں 24 طلبا، زیر تعلیم تھے اس مدرسہ میں کافیہ، کنز الدقائق جیسی کتب پڑھائی جاتی تھیں۔ ہمارے رشتہ دار بھی اس مدرسہ میں پڑھتے اور دادا جی ہر طالب علم کے قیام و طعام کا خرچ اٹھاتے۔ کوئی چندہ وغیرہ کا اہتمام نہیں تھا۔ میرے دادا جی کے بڑے بھائی راجہ عبداللہ خان ولی اللہ شخص تھے۔ آپ کو علم لدنی حاصل تھا۔ ایک واقعے سے آپ ان کے مقام کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ بکوٹ شریف میں حافظ محمد خان نامی ایک بزرگ تھے جو معروف روحانی شخصیت تھے۔ انور کاشمیری جیسے لوگ ان کی خدمت میں حاضری دیتے۔ آپ ہمارے گھر تشریف لایا کرتے۔ ایک مرتبہ انہوں نے دادا جی سے مسئلہ پوچھا کہ اگر کوئی درندہ کسی حلال جانور کو زخمی کر دے تو کس صورت میں ذبح کر کے کھانا جائز ہوگا؟ اس مسئلہ پر حافظ محمد خان صاحب اور میرے دادا جی کے درمیان 3 دنوں تک مکالمہ ہوتا رہا۔ میرے دادا جی نے فرمایا کہ اگر ذبح کے وقت جانور کے بالوں میں حرکت ہے یعنی بال کھڑے ہوں تو بیٹھ جائیں اور اگر پہلے بیٹھے ہوں تو کھڑے ہو جائیں تو اس صورت میں ذبح کر کے کھانا جائز ہوگا اور جانور حلال ہوگا 3 دن کی بحث کے بعد حافظ محمد خان صاحب نے فرمایا کہ میں آپ کا شاگرد اور آپ میرے استاد ہیں۔ اس واقعہ سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہمارا گھریلو ماحول کتنا علمی و اسلامی تھا۔ یہ بکوٹ شریف کی وہ عظیم شخصیت جن کے بارے میں ہمارے خاندان والوں کا یہ نظریہ ہے کہ ہمیں دین و دنیا جو کچھ ملا ان سے ملا۔

☆ ابتدائی تعلیم اور تعلیم کے مختلف مراحل

✿ اپنی مسجد کے امام ملا محمد شریف اور اپنے گھر کے افراد سے حاصل کی اور پرائمری تک سکول کی تیاری اپنے چچا راجہ محمد ایوب خان سے کی اور پرائمری کا امتحان پرائمری سکول بانڈی سیداں میں دیا، پھر اسی سکول کے لوئر مڈل ہونے کی وجہ سے ساتویں جماعت تک اسی سکول میں تعلیم حاصل کی۔ جب چھٹی جماعت کا امتحان پاس کیا تو اس وقت والد ماجد کا سایہ سر سے اٹھ چکا تھا۔ بانڈی سیداں کے سکول میں متعدد ٹیچر تھے، لیکن ماسٹر صدر الدین مرحوم اور ماسٹر علی حیدر قدس سرہ سے بہت متاثر تھا۔ ماسٹر صدر الدین کے ہاں ہمارے اہل خانہ کی بہت آمد و رفت تھی اور انہیں تحائف بھی دیے جاتے، ماسٹر صدر الدین نماز کے بہت پابند تھے اور عصا موسوی سے نماز پڑھواتے اور کوئی عذر قبول نہ کرتے اور ماسٹر علی حیدر صاحب بھی بہت متبع شریعت ہیں اور بلا کے بہترین کاتب ہیں اور آج کل آزاد کشمیر کے ماہنامہ رسالہ "انوار اولیاء" مظفر آباد کی کتابت کر رہے ہیں۔

دینی تعلیم کے لئے سفر: ۱۹۵۸ء میں والدہ ماجدہ مرحومہ مغفورہ کے حکم اور محترم والد صاحب کی وصیت کے مطابق سکول کی تعلیم چھوڑ کر جامعہ تعلیم الاسلام جہلم پہنچا کیونکہ وہاں گاؤں کے کچھ لڑکے پڑھتے تھے اور والد ماجد بھی بیماری میں فرمایا کرتے تھے "جہلم جا سیں قیمت پاسیں" کہ جہلم جا کر تمہیں ہماری قدر آئے گی۔ چونکہ وہ داخلے کا وقت نہیں تھا، اس لئے وہاں سے رخت سفر باندھ کر لاہور پہنچا اور گوالمنڈی میں اپنے گاؤں کے ایک لڑکے کو ملنے گیا۔ وہاں دل اچاٹ ہوا، مال روڈ کی طرف نکلا تو ایک سائیکل سوار نے اغوا کرنا چاہا، بھاگ کر دربار پہنچ گیا اور اس طرح جامعہ گنج بخش میں داخلہ لے کر قاری محمد طیب صاحب سے قرآن پاک کا تلفظ ٹھیک کیا اور ان سے سورۃ یٰسین، سورہ ملک اور تیسویں پارے کا نصف آخر یاد کیا۔

پھر صوفی محمد بشیر کے مشورہ کے مطابق گوجرانوالہ جا کر حضرت مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب کے مدرسہ سراج العلوم میں داخلہ لے کر سکندر نامہ تک فارسی حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ مرحوم سے پڑھی اور صرف کی ابتدائی کتب مولانا عبداللطیف سے پڑھیں، پھر جامعہ غوثیہ بھابڑا بازار میں داخلہ لے کر حضرت مولانا غلام محی الدین صاحب سے رسائل منطق وغیرہ اور مولانا سید حسین الدین شاہ صاحب سے مراح الارواح وغیرہ کتب پڑھیں اور اسی سال جامعہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ میں شیخ الحدیث علامہ مولانا سید زبیر شاہ صاحب سے علم الصیغہ، ہدایۃ النحو، نور الانوار اور مولانا عبدالعزیز صاحب سے کچھ قانونچہ اور اوسط وغیرہ کتب پڑھیں اور اسی سال کے آخر میں مدرسہ انوریہ ڈھینڈاں ہری

میں نے بحیثیت طالب علم جب شیخ زادہ کی اس عبارت کا مطلب بیان کیا تو اساتذہ نے مجھے بھی معاون بنالیا

پور میں مولانا محمد الیاس کشمیری سے قدوری، قانونچہ اور نظم مائۃ کے چند اسباق پڑھے۔ چھٹیوں کے بعد گھر پہنچ کر مولانا محمد الیاس صاحب سے مزید پڑھنا چاہا مگر گھر والوں نے کہا کہ یہ بدعقیدہ ہے اس سے نہ پڑھو۔

اسی سال رمضان کی چھٹیوں میں بوسال سکھا گجرات پہنچ کر نظم مائۃ مع ترکیب اور قانونچہ کامروی اور سات پارے ترجمہ مولانا فضل الرحمٰن ہزاروی سے پڑھے، پھر دوبارہ گوجرانوالہ میں حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبداللہ بردانوی سے ادیب عالم کی غرض سے شرح تہذیب و شرح عقائد وغیرہ کتب پڑھیں، پھر دوبارہ لاہور پہنچ کر جامعہ نظامیہ رضویہ میں داخلہ لے کر شیخ الحدیث والتفسیر جامع معقول ومنقول علامہ غلام رسول رضوی سے رسائل منطق تا مرقات کافیہ و کنزالدقائق اور بقیہ نورالانوار وغیرہ کتب پڑھیں اور حضرت محدث اعظم پاکستان فنافی الرسول مرشدی علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد شیخ الحدیث جامعہ رضویہ (لائل پور) فیصل آباد کے وصال کے بعد حضرت مولانا غلام رسول صاحب کے

جامعہ رضویہ میں چلے جانے کے بعد مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی سے جامی، میبذی اور شرح تہذیب کے چند اسباق پڑھے اور پھر جامعہ نظامیہ سے جامعہ مظفریہ واں بھچراں مولانا اللہ بخش مرحوم کی خدمت میں حاضر ہو کر بقیہ جامی قطبی، میر قطبی اور مقامات وغیرہ کتب پڑھی اور مولانا محمد عبداللہ جھنگوی مرحوم سے شرح وقایہ وغیرہ کتب پڑھیں، پھر اسی سال سالانہ تعطیلات میں جامعہ قاسمیہ فیصل آباد میں سہ ماہی تبلیغی کورس کیا اور دیوبندی کے مشہور عالم دین اور مولانا عبدالرشید جھنگوی کے دس سالہ استاذ مولانا سید احمد شاہ چوکیروی سے متاثر ہو کر ۶۳، ۶۴ء اس چوکیرہ مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ میں داخلہ لیا اور مولانا عبدالرشید جھنگوی کے دوسرے دس سالہ استاذ مولانا قطب الدین صاحب سے سلم، مسلم الثبوت میبذی ملاحسن صدرا حمد اللہ اور شمس بازغہ وغیرہ کتب پڑھیں اور مولانا سید احمد شاہ صاحب سے حسامی، ہدایہ اولیں شرح عقائد عبدالغفور، متن متین وغیرہ کتب اور مولانا سید محمد حسین شاہ سے مختصر المعانی اور مطول وغیرہ کتب پڑھیں اور مولانا سید احمد شاہ صاحب سے اہل تشیع سے مناظرہ کی تربیت حاصل کی۔

چوکیرہ میں مرزائیوں کے ساتھ ایک مناظرہ طے پایا۔ مناظر مولانا سید احمد شاہ چوکیری مقرر ہوئے۔ مولانا قطب الدین صاحب اور مولانا سید محمد حسین شاہ صاحب معاون تھے۔ مناظرہ کی تیاری بڑے زوروں پر تھی، شیخ زادہ کی ایک عبادت سے بظاہر مرزائیوں کی تائید ہوتی تھی۔ میں نے بحیثیت طالب علم جب شیخ زادہ کی اس عبارت کا مطلب بیان کیا تو اساتذہ نے مجھے بھی معاون بنالیا۔ ۱۹۶۵ء میں گوجرانوالہ جا کر قلعہ دیدار سنگھ میں مولانا قاضی عصمت اللہ صاحب سے دورۂ قرآن پاک پڑھا، پھر نصرت العلوم میں داخلہ لیا، مگر مدرسہ عربیہ جھوک ونیس سے تمام اسباق شروع کرانے کی یقین دہانی پر وہاں چلا گیا اور مولانا محمد امیر صاحب سے توضیح قاضی امور عامہ خیالی، ہدایہ آخیریں بیضاوی وغیرہ اسباق پڑھے اور اسی دوران حضرت مولانا غلام علی اوکاڑوی سے جلالین کے چند اسباق پڑھے جھوک ونیس میں شدید ترین بیماری کی وجہ سے جب بظاہر بچنے کی امید نہ رہی تو نذر مانی کی صحت یابی کی صورت میں آئندہ سال دورۂ حدیث شریف پڑھنا ہے جس دن زندگی سے ناامید ہو کر دوائیاں باہر پھینکوائیں اسی دن سے صحت یابی شروع ہوگئی۔ شفا بخشی پر جامعہ رضویہ فیصل آباد دورے کے لئے شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ بظاہر ان سے داخلہ ملنے کی امید معلوم نہ ہوئی۔

تیسری مرتبہ لاہور میں جامعہ اشرفیہ میں داخلہ لے کر مشہور منطقی اور ہرفن مولا حضرت مولانا رسول خان سے ترمذی حضرت مولانا محمد ادریس صاحب سے بخاری، مولانا محمد عبیداللہ صاحب سے طحاوی، مولانا عبدالرحمٰن صاحب سے مسلم اور مفتی محمد جمیل احمد سے ابوداؤد قراء ت اور قاری طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند سے مؤطا امام محمد کی چند احادیث پڑھیں۔ جامعہ نظامیہ لاہور میں تدریس کے دوران ہی ۱۹۷۲ء میں رمضان المبارک کی تعطیلات میں استاذ الاساتذہ ملک المدرسین علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی کے کاشانہ اقدس میں پہنچ کر علوم و فنون کی تکمیل اور بعد نماز عصر و عشاء مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث سید ابوالبرکات کی خدمت میں حاضر ہو کر صحاح ستہ کا درس لے کر سند

حدیث حاصل کی اور تنظیم المدارس کے عالیہ کے امتحان میں ممتاز مع الشرف کے درجہ میں کامیاب ہوکر اعلیٰ پوزیشن حاصل کی۔

☆ تدریس کی جانب کب اور کیسے آئے؟

✿ ۱۹۶۷ء میں جامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل آباد سے بحیثیت صدر مدرس تدریس کا آغاز کیا۔ ڈیڑھ سال تدریس کے بعد ۱۹۶۹ء سے ساڑھے چار سال تک جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں، پھر ڈیڑھ سال جامعہ جامعہ نعمانیہ لاہور میں پھر دوبارہ ایک سال جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں، پھر تقریباً دس سال تک دوبارہ جامعہ رضویہ فیصل آباد میں ۱۹۸۳،۸۲ء تک پھر ۱۹۸۶ء تک دوبارہ جامعہ نعمانیہ لاہور میں پھر دو سال جامعہ ریاض المدینہ گوجرانوالہ میں پھر تیسری مرتبہ ۱۹۹۰،۸۹ء میں جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری بحیثیت شیخ الحدیث ترمذی شریف، نسائی شریف، مشکوٰۃ شریف اور دیگر کتب فنون پڑھاتا رہا اور ۱۹۹۰ء میں مئی، جون، جولائی تین ماہ اخوان المومنین پاکستان اور رابطہ المعلمین پاکستان کے دفتر ۱۵۰۔ راوی روڈ لاہور نزد پیر مکی میں قیام کیا اور مولانا علی احمد سندیلوی کی لائبریری میں تحقیق و تصنیف میں مصروف رہا جس کے نتیجے میں دیگر تحقیقات کے علاوہ توضیحات عقیقیہ اردو شرح مناظرہ رشیدیہ بھی معرض وجود میں آئی۔ اس کے بعد جامعہ عثمانیہ رضویہ فاروق آباد میں تدریسی فرائض سرانجام دیتا رہا۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں ایک سال کے علاوہ ہر جگہ صدر المسلمین جامعہ نعمانیہ میں دوسری مرتبہ شیخ الجامعہ اور جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں تیسری مرتبہ شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہ چکے ہیں۔ جامعہ عثمانیہ رضویہ فاروق آباد میں شیخ الحدیث اور صدر المدرسین کے منصب پر فائز ہوتے ہوئے طلبہ کو مستفیض فرماتے رہے۔ علاوہ ازیں جامعہ عتیہ حیات القرآن پاڑ منڈی میں مسلسل گیارہ سال سے رمضان المبارک کی تعطیلات میں دورۂ قرآن پاک پڑھا رہا ہوں۔

1974 کا ایک دلچسپ واقعہ:

1974 میں جب اسلامی سربراہی کانفرنس ہو رہی تھی دہلی مسجد ہوٹل میں آزاد کشمیر کے وزراء اور سیکرٹریز ٹھہرے ہوئے مولانا سید حبیب الرحمٰن شاہ رجسٹرار وفاقی شرعی عدالت اور مولانا سید محمد اشرف شاہ کاظمی مجھے بھی دہلی مسلم ہوٹل میں ساتھ لے گئے۔ عصر کے بعد سید مظفر حسین شاہ ڈائریکٹر کے پاس مفتیان عظام سر جھکائے بیٹھے تھے کیونکہ مفتیان عظام شاہ صاحب کے ماتحت تھے اور آزاد کشمیر بھی ڈائریکٹر صاحب کے پاس سر جھکائے بیٹھے تھے کیونکہ محترم سردار عبدالقیوم خاں صاحب ڈائریکٹر صاحب سے عربی بول چال کی پریکٹس کیا کرتے اس مجلس میں سید مظفر حسین شاہ ندوی کے استاذ مولانا صدر الدین دفائی بھی موجود تھے جن کی ریڈیو پاکستان پر اکثر تقاریر بھی نشر ہوتی رہتی تھیں جب دفائی صاحب نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ اہل کتاب مشرکین سے زیادہ خطرناک تھے کیونکہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین منفکین حتی تاتیھم البینۃ** کہ کتابی کافر اور مشرک اپنا دین چھوڑنے کو تیار نہ تھے جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آئے اور زیادہ خطرناک ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اس آیہ میں اہل کتاب کا ذکر پہلے اور مشرکین کا ذکر بعد میں ہے تو میں نے دفائی صاحب کو کہا واؤ تو مطلق جمع کے لئے آتا ہے ترتیب کے لئے نہیں آتا یہ مطلب آپ نے کس کے مذہب کے مطابق بیان کیا دفائی صاحب اس کا کوئی جواب نہ دے سکے۔ اس کے انہوں نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے سورۃ المومن بظاہر تو میں نے کہا آپ ﷺ کا ارشاد اس طرح نہیں جیسے آپ نے کہا بلکہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی اس طرح ہے سورۃ المومن شفاء وسورۃ الکافر بظاہر پھر اس کے دفائی صاحب نے ایک تاریخی واقعہ بیان کیا جو غلط تھا میں نے اس کی اصلاح کی میرے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے مفتیان عظام نے مجھے کہنیاں مارنی شروع کیں کیونکہ ان کے افسر کے استاد کی سبکی ہو رہی تھی اس کے بعد سید مظفر حسین شاہ ندوی صاحب کو جناب سردار عبدالقیوم خاں کا فون آ گیا کیونکہ مسئلہ کشمیر کو اسلامی سربراہی کانفرنس کے ایجنڈے میں شامل کرانا تھا

شریعت کی پیروی کے سوا سب گمراہی ہے، روشنی اور اندھیرا اکٹھے نہیں ہوسکتے

اور عربی میں قرارداد تیار کرنی تھی جاتے ہوئے ندوی صاحب نے مجھے کہا کہ کمرہ نمبر 13 میں میری رہائش ہے کمرے کی چابی آپ لے لیں میں رات کے آٹھ بجے کے بعد آجاؤں گا، میں نے کہا کمرے کی چابی آپ اپنے پاس رکھیں میں آٹھ بجے کے بعد آپ کے پاس آجاؤں گا جب رات آٹھ کے بعد میں ندوی صاحب کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے فرمایا کہ آپ نائب ڈائریکٹر حیثیت سے آپ کی تقرری کروادوں گا مگر آپ کو ایک ٹیسٹ کے مرحلے سے گذرنا پڑے گا میں نے کہا ٹھیک ہے بشرطیکہ ٹیسٹ لینے والے میرے اساتذہ کے ہم پلہ ہوں یا ان سے سینئر ہوں تو ندوی صاحب نے فرمایا یہ تمام کچھ میں خود کروں گا آپ میرے پاس پہنچ جائیں۔ حسب وعدہ میں مظفرآباد پہنچ گیا مگر جب امور دینیہ کے دفتر کے سامنے رکشہ رکا تو میں نے سوچا کہ اگر میں نے ایسے کرلیا، تنخواہ بھی بہت ہوگی، سرکاری گاڑی بھی ملے گی مگر درس وتدریس کا سلسلہ ختم ہوجائے گا اس لئے میں ندوی صاحب کے ملے واپس آگیا۔ دوست واحباب اور تلامذہ بڑے زور لگایا کہ ریٹائرمنٹ کے بعد پنشن لگ جائے گی اور ندوی صاحب کے بعد آپ خود ڈائریکٹر ہوں گے مگر میری طبیعت ادھر قائل نہ ہوئی دو سال کے بعد جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد میں دوبارہ ندوی سے ملاقات ہوئی مگر میں نے دوبارہ اس پیشکش کو مسترد کردیا اب اللہ تعالی کا فضل وکرم سے تدریسی خدمات کے 46 سال ہونے والے ہیں۔

☆ آپ نے کافی عرصہ فتویٰ نویسی کی، اس کے متعلق کچھ ارشاد فرمائیں؟

✿ جامعہ رضویہ (گلستان محدث اعظم پاکستان) جھنگ بازار میں دس سالہ تدریس کے دوران نہایت محنت کے ساتھ نو سال فتویٰ نویسی کی خدمات بھی سر انجام دیتا رہا، میں سردیوں میں بھی رات دو بجے تک جاگتا رہتا۔ نو سال میں میں نے ہزاروں فتاویٰ لکھے۔ اگر انہیں محفوظ کرلیا جاتا تو یہ ایک عظیم فتاویٰ کتابی صورت میں موجود ہوتا۔

☆ تصانیف کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیں؟

✿ تصانیف کی تعداد پچاس سے زائد ہے اور ترمذی شریف کی شرح اور فتاویٰ نوری کا ترجمہ کر رہا ہوں۔ چیدہ چیدہ کتب کے نام درج ذیل ہیں:

توضیحات عتیقیہ اردو شرح مناظرہ رشیدیہ، عتیقیہ ترجمہ شریفیہ، العتیقیہ مافی الرشیدہ، توضیحات عتیقی جامع ترمذی، خلاصہ مضامین سور د قرآن، شرح میبذی، شرح مسلم الثبوت، ترجمہ الاسراء والمعراج، ترجمہ المورد الروی، نشری تقریریں، سیدنا امام حسین، سیدنا ابوبکر صدیق، محدث اعظم پاکستان علاوہ ازیں ازواج مطہرات متعدد کتب کے مسودات، مقدمے اور مضامین، توضیح الکامل لحل المحصول والحائل وغیرہ

☆ آپ کے اساتذہ گرامی میں کون کون سی شخصیات شامل ہیں؟

✿ دادا راجہ زبردست خان، تایا راجہ محمد ابراہیم خان، چچا راجہ محمد ایوب خان، ملک العلماء رئیس المدرسین علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی، شیخ الحدیث والتفسیر علامہ غلام رسول رضوی شیخ الحدیث جامعہ رضویہ وجامعہ سراجیہ فیصل آباد، مولانا علامہ سید محمد زبیر شاہ شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ چکوال علامہ سید غلام محی الدین شاہ مہتمم جامعہ رضویہ سٹیلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی علامہ سید حسین الدین شاہ صاحب راولپنڈی، علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، ماسٹر صدر دین مرحوم، ماسٹر علی حیدر مولوی محمد شریف امام مسجد محلہ آزاد کشمیر حضرت علامہ مفتی محمد عبداللہ مردانوی قادری مرحوم علامہ اللہ بخش مرحوم علامہ مفتی محمد عبداللہ واں بھچراں شیخ القرآن علامہ غلام علی اوکاڑوی علاوہ ازیں اکابر علماء دیوبند استاذ الکل علامہ غلام رسول خاں، شیخ الحدیث والتفسیر مولانا محمد ادریس کاندھلوی، مفتی جمیل احمد تھانوی، مولانا محمد عبیداللہ مہتمم جامعہ اشرفیہ مولانا عبدالرحمن اشرفی نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ امام پاکستان مولانا سید احمد شاہ چوکیروی مولانا قطب الدین اچھالی یہ دونوں مولانا عبدالرشید جھنگوی کے دس سالہ استاذ ہیں۔ رئیس الاذکیا مولانا محمد امیر اور مولانا عبدالقادر ملتان۔

☆ آپ اپنے کن اساتذہ سے متاثر ہوئے؟

✿ میں تقریباً تمام اساتذہ سے متاثر ہوا مگر تدریس میں خصوصاً علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی، شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی، مولانا رسول خان، مولانا محمد امیر ملتان، مولانا محمد ادریس کاندھلوی، مولانا قطب الدین، مولانا سید احمد شاہ چوکیروی اور مولانا سید محمد زبیر سے زیادہ متاثر

دینی کارکن کی کوشش ہونی چاہئے کہ وہ متبع سنت ہو

تھا۔سب سے زیادہ علامہ عطا محمد گولڑوی سے متاثر تھا۔سن ۰ ۷ کے بعد ان کا انداز تدریس ہی اپنایا ہے۔

☆ کن اساتذہ کے زیر سایہ تدریس کی؟

✿ شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی جامعہ رضویہ میں تقریباً گیارہ سال اور علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کے زیر سایہ جامعہ نظامیہ لاہور میں تقریباً چھ سال تدریسی خدمات سرانجام دیں۔

☆ آپ کے تدریسی ساتھی کون کون سے ہیں؟

✿ میرے بڑے بڑے اصحاب علم و فضل کے ہمراہ تدریسی رفاقت رہی۔چند چیدہ شخصیات کے نام یہ ہیں۔استاذ الاساتذہ علامہ محمد مہر دین مرحوم، شیخ الحدیث محمد احسان الحق مرحوم، مفتی محمد امین اور مولانا سید منصور حسین شاہ کشمیری جامعہ رضویہ فیصل آباد اور جامعہ نظامیہ میں علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی، مفتی عبداللطیف قادری شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، علامہ عبدالحکیم شرف قادری صدر المدرسین جامعہ نظامیہ لاہور حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم خان سابق شیخ الحدیث حزب الاحناف لاہور۔

☆ آپ کے تلامذہ کا حلقہ بہت وسیع ہے، چند احباب کے نام بتانا پسند فرمائیں گے؟

✿ چند مشہور زمانہ کے نام یہ ہیں۔مولانا حافظ عبدالستار سعیدی ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ و خطیب مسلم مسجد لاہور۔مصنف مراۃ التصانیف و کتب کثیرہ، مترجم نسائی شریف۔ مولانا محمد صدیق ہزاروی مترجم ترمذی شریف و طحاوی شریف و مصنف کتب کثیرہ مشیر وفاقی شرعی عدالت پاکستان مدرس جامعہ نظامیہ لاہور۔مولانا سید غلام مصطفیٰ شاہ سابق مدرس جامعہ نظامیہ و جامعہ نعیمیہ حال صدر مدرس جامعہ جماعتیہ حیات القرآن لاہور و مصنف کتب کثیرہ۔مولانا محمد صادق علوی مترجم جواہر البحار، مولانا شیر محمد رضوی خطیب مرکزی جامع مسجد بلال کرتی راولپنڈی۔مولانا غلام یٰسین رضوی پرنسپل جامعہ اسلامیہ نیو جرسی امریکہ۔مولانا سعید قمر شیخ الحدیث جامعہ رجویہ فیصل آباد، مولانا خواجہ وحید احمد خطیب نورانی مسجد فیصل آباد، مولانا پیر سید فیض محی الدین شاہ صاحب فیصل آباد مولانا کمال الدین صدر مدرس جامعہ رضوی و خطیب مرکزی جامع مسجد کوٹلہ اوب علی خان میر پور آزاد کشمیر، مولانا محمد احسان اللہ اگی ہزارہ، مولانا محمد اظہار اللہ سابق نائب مفتی جامعہ نظامیہ لاہور و مصنف کتب کثیرہ، مولانا حبیب الرحمٰن مدرس جامعہ رضویہ فیصل آباد، مولانا حبیب الرحمٰن خطیب اعلیٰ آرمی، مولانا قاضی وحید احمد سعیدی خطیب آرمی، محمد آصف ہزاروی نبیرہ شیخ القرآن ابوالحقائق، علامہ عبدالغفور ہزاروی لیکچرار لاہور، مولانا محمد الطاف حسین نیروی مؤذن جامع مسجد داتا گنج بخش لاہور و مترجم کشف المحجوب، مولانا سید شاہد حسین شاہ، میرے برادر اصغر مولانا نعمت اللہ خان ضیائی و مولانا عبدالوحید سیالکوٹ نارووال چندووال وغیرہم۔محمد صدیق زاہد عرفانی۔مولانا محمد صدیق ہزاروی، مولانا مفتی محمد اکمل قادری کیو ٹی وی، مولانا عبدالمصطفیٰ ہزاروی ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ، مولانا راغب حسین نعیمی جامعہ نعیمیہ، مولانا محمد قاسم شیخ الحدیث فیضان مدینہ کراچی، مولانا ریاض حسین شاہ صاحب مظفر آباد، مولانا محبوب چشتی مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور۔

حضرت مولانا محمد مرتضیٰ عطائی صدر مدرس جامعہ آمنہ فیصل آباد، مولانا محمد فضل رسول رضوی جامعہ محدث اعظم چنیوٹ روڈ فیصل آباد، مولانا سید ہدایت الرسول شاہ صاحب پرنسپل جامعہ نوریہ رضویہ گلبرگ 2 فیصل آباد، مولانا طاہر تبسم مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، مولانا دل محمد مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، مولانا قاری محمد ذوالفقار مدرس اور مدرسہ شعبہ قرأت عشرہ۔

☆ آپ نے اپنے دور کی بہت سی دینی اور ملی تحریکات میں حصہ لیا کچھ اس کے متعلق ہمارے قارئین کو ارشاد فرمائیں:

✿ میں نے طالب علمی کے زمانہ سے ہی تحریکات میں حصہ لینا شروع کیا۔چنانچہ شورش کاشمیری نے کانگریسی علماء کے کہنے پر علماء اہل سنت کے خلاف جو تحریک شروع کی تھی میں نے اپنے ساتھیوں مولانا سیف الرحمٰن چترالی اور مولانا غلام مرتضیٰ ہزاروی کے ساتھ مل کر اس تحریک کو کچلنے کے لئے بھرپور کردار ادا کیا۔ہم تینوں ساتھی مل کر رات کو مخالفین کے اشتہار پھاڑتے اور اپنے اشتہار لگاتے اور علماء اہل سنت کے جلسے کرواتے، اس طرح چند دنوں میں کانگریسی علماء کی تحریک دم توڑ گئی اور وہ دفاع پر مجبور ہوگئے ۱۹۷۰ء میں بھٹو بھاشانی کے خلاف تحریک میں حصہ لیا۔

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں لاہور میں سب سے پہلے جلوس کی قیادت میں نے، مولانا محمد رشید نقشبندی، دیوبندی مولوی محمد ابراہیم نے کی۔اس کے علاوہ میں نے علامہ سید محمود رضوی اور نوابزادہ نصر اللہ خان کے ساتھ مل کر لاہور میں کئی جلسوں سے خطاب کیا اور راولپنڈی

ہمارے اسلاف نے اختلاف کے باوجود ایک دوسرے کی تعظیم کا سبق دیا ہے

مدرسہ تعلیم القرآن میں بہت بڑے اجتماع میں شرکت کی، نیز اسی طرح میں نے ایک مرتبہ جامعہ نعمانیہ لاہور سے رات کے وقت دینی طلبہ کا جلوس نکال کر اس وقت کے لاہور کے ڈی۔ سی۔ او۔ وزیر اعلیٰ پنجاب محمد حنیف رامے کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔

میں نے ۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ میں بھرپور حصہ لیا۔ میں اس وقت جامعہ رضویہ فیصل آباد میں صدر مدرس اور مفتی تھا اور سمن آباد میں جمعہ پڑھاتا تھا۔ فیصل آباد میں زاہد سرفراز جیسے لیڈر کے جلوس نہ نکال سکنے کے بعد تحریک کی باگ ڈور مکمل طور پر جگر گوشہ محدث اعظم پاکستان حضرت صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم کے ہاتھ تھی اور تحریک کی تمام کارروائیاں قومی اتحاد کے فیصلوں سے ہٹ کر مجھ فقیر سے ہی ہوتیں، میں اس تحریک میں چند گھنٹے گرفتار بھی رہا اور بعد میں حضرت پیر طریقت صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی زیب آستانہ عالیہ محدث اعظم پاکستان کے کہنے پر ڈی سی فیصل آباد نے میرا کیس ختم کرتے ہوئے مجھے باعزت رہا کر دیا۔ لاہور مسلم مسجد کی ہنگامہ خیزی میں شریک رہا۔

☆ زمانہ طالب علمی کا کوئی یادگار واقعہ؟

✿ مرزائیوں کے ساتھ معاون مناظر کا واقعہ تو بیان کر چکا ہوں۔ دوسرا واقعہ دور طالب علمی میں اپنے ایک دوست سے ملنے گوجرانوالہ گیا۔ قریب ہی دیوبندیوں کی مسجد تھی وہاں سے تقریر کی آواز آ رہی تھی اور مولوی صاحب قرآن پاک کی آیت قل انما انا بشر و مثلکم کی آڑ لے کر معراج نبوی پر اعتراض داغ رہے تھے، میں نے سنا تو یک و تنہا بغیر کسی تیاری کے اس مسجد میں چلا گیا۔ مولوی صاحب سے کہا کہ "انما انا بشر" حصر کی کون سے قسم ہے؟ یہ سوال سن کر مولوی صاحب ککے بکے رہ گئے۔ لوگ اکٹھے ہو گئے، اگرچہ میری جان کو خطرہ لاحق ہو گیا لیکن میں اس سے جواب کا مطالبہ کرتا رہا، اسی دوران ایک دوسرا دیوبندی مولوی آ گیا ان نے کہا میں مناظرہ کرتا ہوں میں نے کہا پہلے لکھ کر دے کہ میں ہار گیا ہوں۔ اتنے میں میرے استاد مولانا محمد عبید اللہ صاحب بھی آ گئے۔ ان کے علماء بھی اکٹھے ہو گئے۔ آخر بات تصفیہ پر ختم ہو گئی۔

☆ آج کے استاد کے لئے کوئی نصیحت فرمائیں:

✿ جیسا کہ عرض کیا محنت کر کے اور مشن سمجھ کر پڑھائیں اوقات کی قید کو نظر انداز کر کے زیادہ پڑھائیں، یعنی ڈیوٹی اوقات سے زیادہ دیر تک پڑھانا پڑے تو پڑھائے تاکہ جید اور قابل علماء تیار ہو سکیں۔

☆ کیا آپ درس نظامی کے موجودہ نصاب سے مطمئن ہیں؟

✿ مطمئن تو نہیں کیونکہ 17 سال کے نصاب کو کانٹ چھانٹ کر 7 سال کا بنا دیا گیا ہے، علمی نقصان ہے بہر حال اسی نصاب کو اچھے طریقے سے پڑھایا جانا چاہئے نصاب میں تصوف بھی شامل ہونا چاہئے۔

☆ آج کے طالب علم کے لئے کوئی سبق؟

✿ طالب علم کی زندگی میں صرف کتاب ہونی چاہئے کتاب کے علاوہ طالب علم کسی جانب توجہ نہ کرے حتیٰ کہ اخبار بھی نہ پڑھے آج کل ٹی وی کھیل تماشوں نے طلباء کا نقصان کیا۔ طالب علم کو چاہئے کہ رات کو مطالعہ کر کے استاذ کے سامنے بیٹھے۔ ہمارے دور میں طلباء استاد کو راستے میں گھیر کر جواب حاصل کیا کرتے تھے۔

☆ آپ نے بیعت کب اور کس سے کی؟

✿ ۱۹۵۹ء میں جبکہ عمر 10،11 سال تھی گوجرانوالہ سراج العلوم میں تعلیم کے دوران زہد و تقویٰ کے پیکر حب رسول کے مجسم علم و فضل کے بحر ناپیدا کنار شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد قادری چشتی محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے دست اقدس پر بیعت ہوا۔

☆ مرشد میں کیا کیا صفات ہونی چاہئیں؟

✿ مرشد وہ ہوتا ہے جو مرید کی اللہ اور دین سے وابستگی قائم کرا دے۔ میں فضیلۃ الشیخ محمد احمد دباغ، مولانا محمد صادق کوٹلوی سے روحانی طور پر متاثر ہوں۔

☆ ایک مرید پر مرشد کے کیا حقوق ہوتے ہیں؟

✿ جو استاد کے حقوق میں ویسے ہی مرشد کے حقوق ہیں۔ پہلے دور میں علماء ہی مرشد ہوا کرتے تھے۔ اصل علم ظاہری ہے طریقت اس کے تابع ہے آج کل تو پیروں نے کتے پالے ہوئے ہیں اور عقیدت مند اس پر بھی خوش ہیں حالانکہ شریعت کی پیروی کے سوا سب گمراہی ہے روشنی اور اندھیرا اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

☆ دینی کارکن کے لئے کوئی سبق؟

✿ دین کا کام کرنے والا ہمیشہ اپنے سامنے حضور ﷺ کی مکی زندگی رکھے، اس طرح اسے مشکلات پر صبر کرنا آئے گا۔ دینی کارکن کی کوشش

ہونی چاہئے کہ وہ متبع سنت ہو۔

☆ اہل سنت کی تعریف کیا ہے، کن لوگوں کو اہل سنت کہا جاتا ہے؟

✿ **ما انا علیہ و اصحابی**

☆ اتحاد بین المسلمین کا فلسفہ کیا ہے؟

✿ اہل سنت کو باہم متحد ہونا چاہئے۔ میں عرصہ 20۔سال سے کہہ رہا ہوں کہ ہمیشہ سیاسی قوت کے نظریات پھیلتے ہیں۔اس لئے اہل سنت و جماعت کو سیاسی محاذ پر فعال ترین قوت ہونا چاہئے اور منظم ہو کر سیاسی جدوجہد میں حصہ لینا چاہئے۔ آپس میں اختلاف باہمی گفت وشنید سے اندر بیٹھ کر حل کئے جائیں۔ مجھے یاد ہے کہ محدث اعظم فیصل آباد علامہ محمد سردار احمد صاحب اور علامہ سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب کے درمیان چند مسائل پر اختلاف تھا۔کاظمی صاحب ملتان سے فیصل آباد مناظرہ کے لئے تشریف لائے۔ یہ مناظرہ ایک بند کمرے میں ہونا تھا جس کے منصف شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی تھے۔جب علامہ کاظمی صاحب فیصل آباد پہنچے تو محدث اعظم ننگے پاؤں ان کے استقبال کے لئے گئے۔ حیرت کی انتہا، کہ دونوں بزرگوں کے درمیان مناظرہ ہونے والا تھا لیکن دونوں ایک دوسرے کے پاؤں کو تعظیما چھونے کی کوشش کی اور محدث اعظم علامہ کاظمی صاحب کے پاؤں کو ہاتھ لگانے میں کامیاب ہو گئے۔غور کریں ایسے اختلاف کو برداشت کرنے کا حوصلہ ہمیں اختلاف کرنے کا سلیقہ بھی نہیں آتا۔ ہمارے اسلاف نے اختلاف کے باوجود ایک دوسرے کی تعظیم کا سبق دیا ہے۔

☆ اس مناظرے کا نتیجہ کیا نکلا؟

✿ یہ ایک ایسا راز ہے جو تینوں بزرگ یعنی محدث اعظم مولانا سردار احمد، غزالی دوراں علامہ سید احمد سعید کاظمی اور شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی اپنے اپنے سینوں میں دبائے دنیا سے تشریف لے گئے، اس کی تفصیلات کا کسی کو علم نہ ہو سکا، یہ بند کمرے میں مناظرہ تھا۔آج کل اختلاف ہو تو ہم ذاتیات پر اتر آتے ہیں یہ غلط روش ہے، ایسا نہیں ہونا چاہئے۔

☆ کیا آپ تقریر کے لئے مطالعہ کو ضروری سمجھتے ہیں؟

✿ مطالعہ بہت ضروری خیال کرتا ہوں۔ان لوگوں کے خلاف ہوں جو یہ کہتے ہیں کہ "ہم تو منبر پر بیٹھ کر آیت سوچتے ہیں" میرے خیال میں مقرر اپنے ماحول کو دیکھے پھر تیاری کرے اور اپنی گفتگو کا ایک خاکہ تیار کرے جس کے دائرہ میں رہ کر گفتگو کی جانی چاہیئے۔

☆ آپ کن خطباء سے متاثر ہیں؟

✿ مولانا محمد عمر اچھروی، علامہ عبدالغفور ہزاروی، مولانا غلام دین، مولانا محمد بخش مسلم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

☆ ازدواجی زندگی کے متعلق کچھ ارشاد فرمائیں؟

✿ بچپن میں والد صاحب کا انتقال ہو گیا تھا اور مجھے علم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا، گھر والے زور لگاتے رہے کہ شادی کر لوں لیکن میں تکمیل علم چاہتا تھا چنانچہ دوران تعلیم گھر والوں کو پتا ہی نہ چلنے دیتا کہ کس جگہ پر مقیم ہوں اور کہاں علم حاصل کر رہا ہوں۔اسی تناظر میں گھر والے ایک چچازاد سے شادی کا کہتے رہے۔ اگر میں ان سے شادی کر لیتا تو آج بڑی زمین کا مالک ہوتا لیکن میں نے علم دین کے لئے زمین قربان کر دی۔ تحصیل علم کے بعد دورہ حدیث شریف کے سال 1992 میں تایازاد سے شادی ہوئی 6 بچے ہوئے جن میں سے 3 بچے وفات پا گئے۔ 3 بچے حیات ہیں، جن میں محمد عزیر احمد خان 9ویں کلاس، نزہت فاطمہ 6ویں کلاس میں جبکہ محمد عمیر احمد خان کی عمر 5 سال ہے اور وہ ابھی گھر میں زیر تعلیم ہے۔ وہ پہلی کلاس میں پہلی پوزیشن حاصل کر کے دوسری جماعت میں زیر تعلیم ہے۔گھر قرآن پاک نمازوں کے اسباق اور دینی دعائیں یاد کرتا ہے۔

☆ کیا آپ اپنے بچوں کو دین کی طرف لائیں گے؟

✿ انشاء اللہ بچوں کو دین کی طرف ہی لائیں گے۔

☆ جامعہ نظامیہ آپ کے سامنے بنا، اس کی تاریخ کے متعلق کیا کہنا چاہیں گے؟

✿ مولانا غلام رسول رضوی نے جامعہ نظامیہ کی بنیاد رکھی اور وہی اس جامعہ کے بانی ہیں۔ مفتی عبدالقیوم ہزاروی ان دنوں اسلام پورہ کے علاقے میں رہتے تھے اور وہاں سے جامعہ میں پڑھانے آتے، پھر آہستہ آہستہ آپ جامعہ کے پرنسپل بن گئے۔

☆ قیام پاکستان کے بعد پاکستان میں کون سا دور حکومت اچھا تھا؟

✿ اقتصادی لحاظ سے ایوب خان کا دور اچھا تھا، بھٹو دور میں اسلامی قانون بنے۔

☆ بار بار سمجھانے پر بھی اگر کوئی نہ مانے یا سمجھے تو کیا کرتے ہیں؟
✿ الفاظ بدل کر مختلف طریقوں سے بار بار سمجھاتا ہوں۔
☆ بادل، بارش یا دھوپ کیا اچھا لگتا ہے؟
✿ جیسے اللہ راضی، ویسے میرے لئے گرمی سردی برابر ہی ہے۔
☆ آج کل واپڈا نے قوم کو تنگ کر رکھا ہے، بجلی نہ ہوتے ہوئے علمی کام آپ کس طرح نبھاتے ہیں؟
✿ مطالعہ اور لکھنے میں کافی حرج ہوتا ہے۔ اللہ اس مشکل کو دور کرے۔
☆ کامیابی کے لئے کس بات پر یقین رکھتے ہیں؟
✿ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور مسلسل جدوجہد۔
☆ دیہات اچھے لگتے ہیں یا شہر؟
✿ علمی گہما گہمی کے لئے شہر اور ماحول کی پاکیزگی کیلئے دیہات
☆ چاندنی کیسی لگتی ہے؟
✿ بچپن میں چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں پر بیٹھ کر چاندنی راتوں میں اپنے بزرگوں سے واقعات سنا کرتے تھے۔
☆ قبولیتِ دعا کا وقت ہو تو اللہ سے کیا مانگیں گے؟
✿ قیامت میں حضور ﷺ کی معیت
☆ آپ کا پسندیدہ لباس؟
✿ شلوار قمیض
☆ پسندیدہ رنگ؟
✿ سفید
☆ پسندیدہ پھول
✿ گلاب
☆ پسندیدہ جانور
✿ گائے، بیل، بکری
☆ پسندیدہ پرندہ
✿ جنگلی مرغ پیف، ہم اس جانور کا شکار کیا کرتے تھے، اس میں سے خوشبو آتی ہے۔
☆ پسندیدہ ملک
✿ مدینہ شریف
☆ پسندیدہ پھل
✿ آم
☆ پسندیدہ لیڈر
✿ علامہ نورانی
☆ پسندیدہ حکمران
✿ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
☆ پسندیدہ کھیل
✿ دلچسپی نہیں، ویسے جہاد کے لئے گھڑ سواری بہتر ہے۔
☆ پسندیدہ کھلاڑی
✿ کوئی نہیں

☆ پسندیدہ مشروب

✿ سادہ پانی

☆ پسندیدہ کتاب

✿ قرآن کے بعد کتب احادیث

☆ پسندیدہ لفظ

✿ جس سے حضور ﷺ کا قرب نصیب ہو

☆ پسندیدہ سواری

✿ گھوڑا جبکہ جہاد کے لئے ہو

☆ پسندیدہ کالم نویس

✿ میاں عبدالرشید مرحوم

☆ پسندیدہ اخبار

✿ نوائے وقت

☆ زندگی میں کبھی عشق بھی کیا؟

✿ جی ہاں، کتابوں سے

☆ بہترین زندگی کی تعریف کیا ہے؟

✿ جو حضور ﷺ کے نقش قدم پر بسر ہو۔

☆ تنہائی اچھی لگتی ہے یا محفل؟

✿ پڑھنے کے لئے تنہائی، افہام و تفہیم کے لئے محفل

☆☆☆